اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم جمعہ

فی پرچہ ۱؎

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۷ وفا ۱۳۲۹ ہش	۷ جولائی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ جولائی۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے ۳ جولائی کے خط میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دوسرے پاؤں میں درد کا سخت دورہ ہوا ہے۔ اور بڑی شدید درد ہے۔ احباب ان مبارک ایام میں درد دل سے دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ ۴ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو رات بہت بے چینی رہی۔ نیند دوائی سے آئی۔ پرسوں بخار رہا۔ آج کل کی نسبت درد کا فرق ہے۔ ویسے دورہ ابھی تک ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۶ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ خدا کے فضل سے پہلے سے تو افاقہ ہے۔ مگر ابھی تک ہر روز ہلکا بخار ہو جاتا ہے اور جگر امعاء کا فعل درست نہیں ہوا۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۶ جولائی۔ محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کو آج بخار ۱۰۰ سے کچھ کم رہا ہے۔ دل کا اکسیرے کل لیا گیا۔ دل کی حالت زیادہ کمزور ہے۔ دل بڑھ گیا ہے اور پٹھے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر گزشتہ سال کی نسبت آجکل زیادہ خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ شافیٔ مطلق ہے۔ ان دنوں خصوصاً دعا کی ضرورت ہے۔

لاہور ۶ جولائی۔ مکرم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل پچھلے دس روز سے بعارضہ بخار و پیچش وغیرہ سخت بیماری کی حالت میں صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

شمالی کوریائی فوجوں نے امریکی دفاعی مورچوں کو توڑ کر تین اہم شہروں پر قبضہ کر لیا

ہیویانگ ۶ جولائی۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق شمالی کوریا کی فوجوں نے امریکی دفاعی مورچوں کو توڑ کر ۱۵ میل پیش قدمی کر کے تین اور اہم شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان شہروں کے نام ہیویانگ۔ شوان اور سوتان ہیں آخری شہر جنوبی کوریا کی حکومت کے عارضی دار الحکومت سے ۲۵ میل دور ہے۔ شمالی کوریا کی ۵۰ ہزار فوج نے جس کے آگے آگے ٹینک ہیں۔ آج کل والی فتح کے نشہ میں ہی ۱۵ میل کا راستہ طے کر لیا ہے۔ ٹوکیو کی ایک اطلاع کے مطابق امریکی فوجوں نے جنوبی کوریا میں ۲۱ میل جنوب کی طرف دریا ہان کے جنوبی کنارے پر دفاعی مورچے تیار کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے۔ ایک امریکی خبر رساں ایجنسی کے اطلاع کے مطابق امریکی فوجیں کوریا میں اب تک بُری طرح پٹ رہی ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی بتائی گئی ہے کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے وہ ہوائی حملے نہیں کر سکیں۔ آج صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے ایک بیان میں اس امید کا اظہار کیا ہے کہ گو فی الحال امریکی فوجوں کو شکست ہو رہی ہے۔ لیکن آخر کار امریکی فوجیں ہی کامیاب ہونگی۔

کراچی ۶ جولائی۔ یکم اگست کو وہ تمام ہندوستانی پوسٹ کارڈ غیر قانونی ہو جائیں گے۔ جن پر پاکستان کا لفظ لکھا ہوا ہے۔

امریکہ نے سارے کورین ساحل کی بحری ناکہ بندی کا حکم دے دیا۔ روس اور پاکستان کو مطلع کر دیا گیا

ٹوکیو ۶ جولائی۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق امریکی فوجیں شمالی کوریا کے ٹینکوں اور پیدل دستوں کے مقابلے میں جنوب میں کوریا کے مغربی کنارے تک پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ ٹوکیو سے گو امریکی فوجوں کی سرگرمیوں کے متعلق کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ تاہم اطلاعات مظہر ہیں کہ شمالی کوریا کی فوجیں جنوب میں برابر بڑھ رہی ہیں کل انہوں نے امریکی اگلے مورچوں میں رخنہ ڈال دیا تھا۔ امریکی فوجیں جنوب میں پیونگ یانگ تک پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ مغربی کنارے سے مشرق تک کتنی ہی دور ہٹ گئی ہیں۔ اور پیچھے ہٹ کر اب تین نئے ہیڈ کوارٹر قائم کر لئے ہیں۔ بعض شمالی کوریا کی فوجیں سیئول میں ۴۰ میل تک آگے نکل گئی ہیں۔

شمالی کوریا نے دعوےٰ کیا ہے کہ بدھ اور جمعرات کو پیونگ یانگ کے قریب جو ۳ گھنٹے تک باہمی جنگ ہوئی۔ اس میں ۱۵۰ امریکی سپاہی ہلاک ہوئے اور ۵۰ گرفتار کر لئے گئے۔ اور اب امریکی دستے بے حد پریشان پھر رہے ہیں۔ شمالی کوریا کے ان دعاوی پر جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ البتہ امریکی اگلے دفاعی مورچوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ بلکہ خود امریکی فوجوں کا کہنا ہے کہ شمالی کوریا کا یہ حملہ نہایت ہی شدید اور غیر متوقع طور پر تھا۔ شمالی کوریا کی فوجوں نے اپنی بعض بحری کامیابیوں کا بھی دعوےٰ کیا ہے۔ ریڈیو کی ایک اطلاع کے مطابق شمالی اور جنوبی کوریا کی سرحد کے قریب امریکہ کا ایک کروزر اور دو جنگی جہاز ڈبو دیئے گئے۔

مزید امریکی امداد

امریکہ کی طرف سے بحر الکاہل کی نئی مہماتی فوج کا ایک جہاز بردار جہاز کیلیفورنیا سے روانہ ہو گیا ہے۔ جس میں دو کروزر اور متعدد تباہ کن جہاز ہیں۔ یہ جہاز کوریا میں سمندر میں ساتویں امریکی بیڑے کے ساتھ مل جائے گا۔ آج اس جہاز بردار جہاز کی تصدیق ہو گئی جو منگل کو روانہ ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور جہاز بردار جہاز فلاڈلفیہ سے روانہ ہو پڑا ہے۔

آج آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے دونوں ایوانوں میں اس بات کی تائید کی۔ کہ ہم اقوام متحدہ کے حق میں جو قدم اٹھایا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ ہم صرف اقوام متحدہ سے فائدہ اٹھانے کے ہی قائل نہیں۔ ہم اس کی ذمہ داریاں بھی برداشت کرینگے

روس اور پاکستان کو اطلاع

امریکہ نے ایک مراسلے میں روس کو اطلاع دی ہے کہ امریکی فوجوں کو کوریا کے سارے بحری ساحل کی ناکہ بندی کا حکم دے دیا گیا ہے۔ اس مراسلے کا انداز تہدید آمیز نہیں ہے۔ اسی طرح کل پاکستان میں مقیم امریکی سفیر نے پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کو اس بارے میں اطلاع دی کہ امریکہ نے ایسا قدم اٹھا لیا ہے۔ پاکستان کو اس بحری ناکہ بندی سے کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ فی الحال اس کی کوریا کے ساتھ کوئی تجارت جاری نہیں ہے۔ صرف اس سال جنوبی کوریا کا ایک وفد تجارتی معاہدے کے امکانات کا جائزہ لینے کے لئے آیا تھا۔ کوریا کے ساحل کی بحری ناکہ بندی سلامتی کونسل

خان لیاقت نے شاہ جارج سے ملاقات کی

لنڈن ۶ جولائی۔ آج وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خان نے شاہ برطانیہ سے آدھ گھنٹہ تک ملاقات کی۔ اس کے بعد آپ نے کئی برطانی اکابر کو شرف ملاقات بخشا۔ آج پاکستانی ہاؤس سے ایک اعلان کے مطابق ابھی تک آپ کی مراجعت پاکستان کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ گو عام خیال ہے کہ آپ اتوار کو لوٹیں گے

پاکستان اور پولینڈ میں تجارتی معاہدہ

وارسا ۶ جولائی۔ آج وارسا میں پولینڈ اور پاکستان کے درمیان ایک سال کے لئے تجارتی معاہدے پر دستخط ہو گئے ہیں۔ پاکستان اس معاہدے کی رو سے پولینڈ کو پٹ سن۔ کپاس اور چائے اور پولینڈ پاکستان کو کوئلہ دھات کے برتن۔ ادویات۔ کچی دھاتیں اور سوتی مال دیا کرے گا۔

بہاولپور ۶ جولائی۔ حکومت بہاولپور نے ریاست بھر میں گیہوں کی کم از کم قیمت ۶ روپے ۴ آنے مقرر کی ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق سندھ میں دن بدن گیہوں کا نرخ بڑھ رہا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۷ر جولائی

کمیونزم روس کا محض ایک ہتھیار ہے

اس وقت تمام دنیا جس وجہ سے تباہی کے گڑھے پر کھڑی نظر آتی ہے۔ وہ دو نظریوں کا ٹکراؤ نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض لوگ غلطی سے سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بعض دوسرے لوگ عوام کو غلط فہمی میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ عام طور پر شاید یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ روس کمیونزم کا حامی ہے اور اس نظریہ کو دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ اور امریکہ جمہوریت قائم کرنا چاہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دو اقتدار پسند انسانی گروہوں کے اپنے اپنے سٹنٹ ہیں۔ جن سے وہ معصوم دنیا کو دھوکا دیکر دوسرے کے علی الرغم اپنے ہی ڈھب پر رکھنا چاہتے ہیں۔

جمہوریت بے شک ایک نظریہ ہے۔ اور اسکی کچھ مخصوص خوبیاں ہیں۔ جس سے دنیا کا ایک حصہ متاثر ہے۔ اسی طرح کمیونزم بھی بیشک ایک نظریہ ہے۔ اور اس کے بھی کچھ مخصوص مفاصد ہیں۔ لیکن غور کرنے والے سمجھتے ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ دونو نظریوں میں کچھ اپنی اپنی مخصوص خوبیاں ہیں۔

جو قومیں ان کے نام پر اپنے اپنے ادعا لیکر ایک دوسرے کے مقابل کھڑی ہوئی ہیں۔ ان کی محرک حقیقی اپنے اپنے نظریوں کی برکات سے دنیا کو سرفراز کرنا نہیں ہے۔ بلکہ وہی پرانا مرض یعنی اقتدار پرستی ہے۔ جو دونوں طرف کام کر رہا ہے۔

اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ ایک طرف امریکہ چاہتا ہے۔ کہ ساری دنیا پر چھا جائے۔ اور دوسری طرف روس چاہتا ہے۔ کہ وہ ساری دنیا پر قبضہ کرے۔ دونوں کے اپنے اپنے الگ ہتھیار ہیں۔ جن کو وہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ ہتھیار دو قسم کے ہیں۔ مادی بھی اور ذہنی بھی۔ دنیا میں کوئی قوم کسی دوسری قوم کو غلام نہیں بنا سکتی۔ جبتک وہ اس قوم سے ان دونوں قسم کے ہتھیاروں میں فائق نہ ہو۔ روس بھی اور امریکہ بھی دونوں اپنی دونوں ہتھیاروں سے تمام دنیا کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں۔ اور چونکہ دو بادشاہ ایک اقلیم میں نہیں سما سکتے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ دونوں باہم متصادم ہوں۔

اس وقت دونوں ایک دوسرے کے خلاف ذہنی ہتھیار استعمال کر رہے ہیں۔ جہاں تک ان کی خود حفاظتی کا تعلق ہے۔ وہاں تک تو وہ اپنی ہتھیاروں پر کفایت کرتے ہیں۔ لیکن اگر اپنی ذاتی حفاظت خطرے میں نہ ہو۔ اور صرف کمزور قوموں کا سوال ہو۔ جن کے مٹنے یا زندہ رہنے سے ان کو کوئی دلچسپی نہیں۔ تو وہ مادی ہتھیار بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ جیسا کہ اب کوریا میں ہو رہا ہے۔

امریکی برطانوی جمہوریت کا مزہ چونکہ ایشیائی ممالک چکھ چکے ہوئے ہیں۔ اور ان کو یقین ہو چکا ہوا ہے۔ کہ دنیا کو مہذب بنانے کے پردے میں دراصل یہ اقوام ان کے ملکوں کی دولت سمیٹ سمیٹ کرلے جا رہے ہیں۔ اور ان کو محض اپنے مفاد کی خاطر استعمال کر رہے ہیں۔ اسی لئے ان ممالک کے عوام کے دلوں سے ان کا اعتماد زائل ہو چکا ہے۔ اسی لئے اس بلاک کا ذہنی ہتھیار یہاں ناکارہ ہو کر رہ گیا ہے۔ اس کے خلاف روس نے جو کمیونزم کا نیا ذہنی ہتھیار ایجاد کیا ہے۔ وہ زیادہ کارگر ثابت ہو رہا ہے۔ اور یہ بھولے بھالے لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ کمیونزم کی برکات سے فیضیاب ہو کر وہ آزادی کی وادیوں میں بسر کرنے لگیں گے۔ یہ لوگ کمیونزم کے سبز باغ دیکھ دیکھ کر خوشی سے پھولے نہیں سماتے حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ کمیونزم ایک ایسا خواب پریشان ہے۔ کہ نہ صرف اسکی تعبیر روس ہی میں پیدا نہیں ہو سکی۔ بلکہ موجودہ دنیا میں کبھی پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔

جو روسی لٹریچر یہاں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس میں کمیونزم کے دلآویز اصول جو روس نے بھی ناقابل عمل سمجھ کر ٹھکرا دیئے ہیں۔ بیان کئے جاتے ہیں۔ ساتھ ساتھ روس کی موجودہ صنعتی اور زراعتی ترقیوں کے خواب اور نظارے دکھائے جاتے ہیں۔ اور یہ پھیلایا جاتا ہے۔ کہ روس میں عوام کی اقتصادی حالت دوسرے ممالک کی نسبت بہت بہتر ہے۔ اور وہاں کوئی طبقاتی سوال موجود نہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ روس میں سرمایہ دار ملکوں سے بھی تلخ تر صورت میں طبقاتی سوال موجود ہے۔ وہاں حاکم اور محکوم کی ایک ایسی وسیع ترین خلیج موجود ہے۔ جس کو پاٹنا موجودہ تہذیب کے بس کی بات نہیں۔ حاکم صرف وہی ہو سکتا ہے۔ جس کو روس کے ڈکٹیٹر سٹالین کا اعتماد حاصل ہو محنت کش زمیندار اور مزدور طبقہ کے عضو عضو میں غلامی اور فرمانبرداری کی فولادی ز‌نجیریں پڑی ہوئی ہیں۔ ان کا روٹی کپڑا وغیرہ سب سٹالین کے قبضہ میں ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اعتراض کرنے والے سائبیریا کے یخ بستہ جہنم میں ہمیشہ کے لئے منجمد کر دیئے جاتے ہیں۔

احادیث میں جو آتا ہے۔ کہ دجال روٹی دیکر لوگوں کے ایمان لوٹ لیگا۔ اس کا ہو بہو نقشہ آج روس میں اور دیگر مغربی سرمایہ دار ملکوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ امریکی اور روسی دجل میں صرف طریق کار کا فرق ہے۔ ورنہ دونوں ایشیائی ملکوں کو سموچا نگل جانے کے لئے داؤ پیچ کر رہے ہیں۔

ہم نے چند ماہ ہوئے الفضل میں بیان کیا تھا۔ کہ روسی جو لٹریچر ہمارے ملک میں پھیلا رہا ہے۔ اس کے بغور مطالعہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ کمیونزم کا سبز باغ دکھا کر وہ یہاں کیا کھیل کھیلنا چاہتا ہے بھولے بھالے لوگ خاص کر کالجوں اور ہائی سکولوں کے طلباء اس پُر فریب اور دلآویز لٹریچر کو پڑھ کر کمیونزم کے ملحدانہ نفسانی اور ہوس کارانہ اصولوں کے حامی بن جاتے ہیں۔ اور ملک و قوم کو روسی خواہشات پر فروخت کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ نوجوانوں کو پھانسنے کے لئے مارکس اور انجیلیز کے منشور میں عورت کو قومی ملکیت بنانے کا جو اشارہ ہے۔ اس ضمن میں بھولے بھالے نوجوانوں کو بھٹکانے کے لئے نہایت کاری ہتھیار ہے۔

روسی لٹریچر۔ روسی شہنشاہیت کے گرد گھومتا ہے۔ روس کو جفاکش کاشتکاروں اور مزدوروں کا نجات دہندہ اور ایسا ملک ظاہر کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ جس نے پرولتاری حکومت قائم کر کے نہ صرف دوسرے ملکوں کے عوام کے لئے نمونہ پیش کیا ہے۔ بلکہ ان کی امیدوں کی آماجگاہ اور ان کی انارکانہ جدوجہد کا ایسا سہارا ہے۔ کہ جو ان کی سازشوں میں مخفی طور پر اور ملک میں کسی قدر قوت حاصل کرنے کے بعد کھلم کھلا ان کے اشارے پر امداد بھیج سکتا ہے۔ اس طرح کمیونزم کوئی عملی نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ روسی شہنشاہیت کے تیندوے کا تار ہے۔ جو ہر ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ اور روسی استبداد کا پنجہ ہے۔ جو ہر ملک کے دل میں گاڑ دیا گیا ہے۔

جو لوگ کمیونزم کے مساوانی اصول سن سنکر بڑھ بڑھ کر روس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور روس کو ایک نغمول کی وادی سمجھنے لگتے ہیں۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ ایک بہت بڑا فریب ہے جو ان کو دیا جا رہا ہے۔ اس سے بھی بہت بڑا فریب جو جمہوریت اور تہذیب کے سبز باغ دکھا کر ان کو دیا گیا تھا۔

روس میں جو انقلاب آیا ہے۔ یہ قطعاً وہ برکات نہیں لایا۔ جن کے دلآویز نقشے مادر کی اقتصادی فلاسفی میں کھینچے گئے ہیں۔ بلکہ ہر انقلاب کی طرح یہ بھی چند جاہ پرست لوگوں کی جدوجہد کا کرشمہ ہے۔ جو طوفان بپا کر کے خود معاشرہ کی بلندیوں پر آنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنا نصب العین حاصل کر لیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ بس کے غار اتھاہ ہوتے ہیں۔ وہ ایک ملک کے عوام کو قدیم حبشی غلاموں کی طرح اپنے قبضہ میں لا کر تمام دنیا پر اپنی شہنشاہیت کا پرچم لہرانا چاہتے ہیں یہ وہی شدادیت۔ نمرودیت اور فرعونیت ہے۔ جس کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اپنے فرستادہ بھیجتا رہا ہے۔ مغربی مادہ پرستوں کے الحادی سانپ کے کئی مونہوں میں سے یہ بھی ایک زہرناک منہ ہے۔ جو دنیا کو کاٹنا چاہتا ہے۔ سب سے زیادہ زہرناک منہ۔

”اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو“

مجالس خدام الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دفتر دوم کے متعلق حضور کے اس حکم کی تعمیل باقی ہے۔ کہ:-

”کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے“

ایک لاکھ تیس ہزار روپے کے وعدوں میں سے سات ماہ کے عرصہ میں ۷۵۰۰۰ روپے سے زائد رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ مگر اس وقت تک صرف ۳۰ ہزار روپے وصول ہوئے ہیں۔ اس صورت میں بیرونی مشنوں کو تبلیغی اخراجات کے لئے رقم بھجوایا جانا تو الگ رہا۔ دفتر کے روزمرہ اخراجات کا بھی چلانا مشکل ہے۔ جملہ قائدین و دیگر عہدیداران خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ جس طرح انہوں نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں گھر بہ گھر پھر کر وعدے لئے تھے۔ اسی طرح اب ان وعدوں کی وصولی کے لئے جدوجہد فرمائیں۔ اور کوشش فرمائیں۔ کہ ساری کی ساری رقم ۲۹ر رمضان سے پہلے وصول ہو جائے۔ یاد رہے آپ کی مجلس کے ذریعہ وصولی کی رپورٹ ہر ماہ حضرت اقدس کے حضور پیش ہوتی ہے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا چھوٹا بھائی منور احمد خالد [illegible] بیمار ہے۔ احباب اسکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ [illegible]

(۲) میرا چھوٹا بھائی شمشاد احمد عرصہ پانچ سال سے بعارضہ T.B بیمار چلا آ رہا ہے۔ اس لئے تمام بھائی اور

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی کا دوسرا ظہور

(از مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے چھیالیس سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک عظیم الشان غیب کی خبر بایں الفاظ دی گئی۔

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"
(تذکرہ ص۴۷۲)

اس پیشگوئی میں مندرجہ ذیل امور کی خبر دی گئی ہے۔

اوّل:۔ دوسری طاقتوں کے مقابلہ میں مشرق میں ایک زبردست طاقت ظاہر ہو گی۔ چنانچہ "ایک مشرقی طاقت" کے الفاظ ظاہر کر رہے ہیں۔ کہ دوسری طاقتیں بھی موجود ہوں گی

دوئم:۔ اس طاقت کے اقدام کی وجہ سے ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ کہ کوریا کی حالت نازک ہو جائے گی۔

سوئم:۔ یہ طاقت کوریا کے دگرگوں حالات کی ذمہ دار ہو گی۔

چہارم:۔ کوریا اس درجہ تباہ و برباد ہو گا کہ اس پر "نازک حالت" کا اطلاق ہو گا۔

مشرقی طاقت سے کیا مراد ہے؟

اس پیشگوئی کی مندرجہ تفصیل کو مدنظر رکھتے ہوئے غور کریں کہ عصر حاضر میں کس طرح اشتراکیت ایک مشرقی طاقت کی حیثیت سے رونما ہوئی چین کا وسیع و عریض ملک اس کے تسلط میں آ گیا۔ ویٹ نام کے ایک حصہ پر اس کا قبضہ ہوا۔ برما۔ ملایا۔ اور مشرق بعید کے بعض حصوں میں دوسری طاقتوں کے علی الرغم اس نے ایک حد تک اثر و نفوذ حاصل کیا اور اپنی جارحانہ کارروائیوں کے سلسلہ میں اس نے کوریا پر جو کہ مشرق بعید کی اعصابی جنگ کا مرکز تھا حملہ کر دیا۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے آج کون نہیں جانتا کہ اشتراکیت کا علمبردار روس جو کل تک ایک مغربی طاقت شمار ہوتا تھا ایک مشرقی طاقت کی حیثیت سے دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہا ہے۔ چنانچہ عصر حاضر کے سیاستیین روس کو مغربی طاقت کی حیثیت سے کم اور زیادہ تر ایک مشرقی طاقت کی حیثیت سے جاننے لگ گئے ہیں چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ ملاحظہ ہو "مصری نمائندہ خوزی بے نے سلامتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ کوریا [illegible] فی اور مغربی بلاک کی ٹکر ہے جو امن عالم کیلئے سخت خطرہ کا باعث ہو سکتی ہے"

(از [illegible])

"کوریا کی نازک حالت"

پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں کوریا کی نازک حالت کا ذکر ہے۔ موجودالوقت حالات آپ کے سامنے ہیں۔ جو ملک دنیا کی ساری قوموں کے لئے میدان جنگ بنا دیا جائے ہاں جو ملک دنیا کی بڑی بڑی قوموں کی آویزش اور کھینچا تانی کی زد میں آ جائے اس کی دگرگوں حالت ظاہر و باہر ہے

اس پیشگوئی میں یہ بتایا گیا تھا کہ کوریا کی نازک حالت کے سلسلے میں پہل ایک مشرقی طاقت کی طرف سے ہو گی۔ آج روس گو کوریا کے حالات سے لاتعلقی کا اظہار کر رہا ہے۔ لیکن اصل حقیقت یہی ہے کہ کوریا کی جنگ اشتراکیوں کے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا نتیجہ ہے

کوریا کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیوں کیا گیا

اس پیشگوئی میں کوریا کا ذکر خصوصیت کے ساتھ کیوں کیا گیا۔ جب کہ اشتراکیت کے اقدام کے باعث مشرق بعید کے کئی ممالک اس قسم کی نازک حالت سے گذر چکے ہیں یا گذر رہے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ

"کوریا مشرق بعید کی اعصابی جنگ کا مرکز بن چکا تھا۔ اس کی جغرافیائی پوزیشن کچھ اس طرح کی واقع ہوئی ہے کہ اس کے ایک طرف امریکی مقبوضات ہیں اور اس کے بالمقابل روس ہے اسلئے اندیشہ تھا کہ اگر مشرق بعید میں ان دونوں امپیریلزموں کے درمیان جنگ ہوئی تو لازماً وہ کوریا ہی سے شروع ہو گی چنانچہ کوریا ہی جنگ کا پہلا میدان تھا"

(اقتباس از مضمون "کوریا کی جنگی صورت حال" شائع کردہ روزنامہ تسنیم ۳ر جولائی ۱۹۵۰ء)

یہ ہے کوریا کی جنگی پوزیشن جس کے باعث یہ علاقہ ساری دنیا کی متحارب قوموں کے لئے میدان جنگ بن چکا ہے اور یہی وجہ ہے کہ پیشگوئی میں کوریا کا ذکر خصوصیت سے کیا گیا ہے مقام غور ہے کہ کوریا کی یہ جنگی پوزیشن آج پیدا ہوئی لیکن آج سے چھیالیس قبل پیشگوئی میں مشرقی طاقت کے اقدام کے ساتھ کوریا کا ذکر کیا گیا ہے۔ دھاھو

علی الغیب بقضین کی صداقت کا یہ ایک زندہ ثبوت ہے

کوریا کی جنگی حالت

کوریا کے حالات کی نزاکت کا اندازہ مذکورہ مضمون کے مندرجہ ذیل اقتباس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔

"کوریا کی جنگ اشتراکیوں کے ایک سوچے سمجھے منصوبے کا نتیجہ اور وہ منصوبہ یہ ہے کہ مشرق بعید میں امریکی مفاد کو بے دخل کیا جائے اور اس کے لئے ان کے سامنے پہلا پروگرام سول وار کا تھا۔ چنانچہ سول وار میں اشتراکیوں کو خلاف توقع کامیابی نصیب ہوئی۔ چین اس خانہ جنگی کے ذریعہ حاصل کیا گیا۔ ویٹ نام کے ایک حصہ پر اسی طوائف الملوکی کے ذریعہ ان کا قبضہ ہوا۔ جنوبی کوریا میں بھی انہوں نے اسی کے ذریعہ کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس میں انہیں کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ تو انہوں نے باقاعدہ جنگ کا آغاز کر دیا شمالی اور جنوبی کوریا کی جنگ میں روس اور امریکہ دونوں ملوّث ہیں۔ امریکہ کھلم کھلا اس جنگ میں کود پڑا ہے لیکن روس حسب عادت نفاق کی چادر اوڑھے ہوئے ہے۔ وہ پوشیدہ طور پر کمیونسٹ کوریا کی ہر قسم کی فوجی امداد کر رہا ہے۔ روسی ٹینک روسی ہوائی جہاز روسی ماہرین جنگ پوری طرح اشتراکیوں کی امداد کر رہے ہیں امریکہ نے ذرا جرأت سے کام لیکر اپنے جاپانی ڈکٹیٹر جنرل میکارتھر کو حکم دیدیا ہے کہ وہ اشتراکی کوریا کو شکست دینے کے لئے ہر ممکن کارروائی کریں۔ چنانچہ میکارتھر نے امریکی فضائی اور بحری فوجوں کو جو جاپان اور بحرالکاہل کی ڈیفنس لائن کے تحفظ کے لئے موجود تھیں جنگ میں جھونک دیا ہے

تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ صدر ٹرومین نے امریکی بری فوجوں کو بھی جنگ میں کود پڑنے کا حکم دیدیا ہے۔ . . . .

شمالی کوریا کے خلاف رسماً اعلان جنگ روس اور چین کے سوا دنیا کے تقریباً ہر بڑے ملک نے کر دیا ہے . . . .

بین الاقوامی شہرت رکھنے والے مبصرین کا خیال ہے کہ کوریا کی جنگ عالمگیر جنگ میں تبدیل نہیں ہو گی۔ بلکہ صرف کوریا ہی تک محدود رہے گی کیونکہ امریکہ اور روس دونوں اس جنگ کو بین الاقوامی بنانا نہیں چاہتے یہ صورت کوریا کے لئے اور زیادہ خطرناک ہے کیونکہ جنگ کی ساری شدت کوریا تک محدود رہے گی اور کوریا کی حالت زیادہ نازک ہو جائیگی

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بالکل واضح ہے اور آئندہ کے واقعات اس کی مزید وضاحت کر دیں گے۔

ایک ضروری نوٹ

یہاں یہ واضح رہے کہ یہ پیشگوئی اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہے جب روس اور جاپان کی جنگ شروع ہوئی۔ اس جنگ کی ابتداء میں یعنی ۱۹۰۴ء میں یہ پیشگوئی کی گئی۔ چنانچہ اس پیشگوئی کا پہلا ظہور اس وقت ہوا جب روس مذکورہ جنگ میں شکست کھا گیا اور جاپان کوریا پر قابض ہو گیا۔ اس فتح کے بعد جاپان باقاعدہ طور پر ایک مشرقی طاقت یعنی Power شمار ہونے لگا۔ اس پیشگوئی کا دوسرا ظہور موجودہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے جب کہ جاپان ایک مشرقی طاقت کی حیثیت سے ختم ہو گیا اور اشتراکیت کا علمبردار روس ایک زبردست مشرقی طاقت بن کر دنیا کے سامنے ظاہر ہوا۔ گویا یہ پیشگوئی پہلی دفعہ اس وقت پوری ہوئی۔ جب روس کے مقابلہ میں جاپان ایک مشرقی طاقت ثابت ہوا اور دوسری دفعہ اس کا ظہور اس وقت ہوا جب جاپان مشرقی طاقت کی حیثیت سے ختم ہو گیا اور اس کی جگہ روس نے لے لی

جو لوگ پیشگوئیوں کے اصول سے واقف ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں۔ بعض غیب کی خبریں ذوالوجوہ اور ذو بطون ہوتی ہیں وہ دہری پیشگوئیوں کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہیں وہ یا تو پوری صراحت سے ایک سے زائد بار پوری ہوتی ہیں یا بعض دفعہ ان کا ایک ظہور اجمالی ہوتا ہے اور ایک ظہور تفصیلی۔ مثلاً سورۃ دخان کی پیشگوئی ہی لے لیجئے یہ پیشگوئی ایک بار اس قحط کے ذریعہ پوری ہوئی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں اہل مکہ پر نازل ہوا اور دوسری دفعہ خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ قرب قیامت میں پوری ہو گی۔

(دوالا حذیفہ)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیاں اپنے اندر دوگونہ کیفیت رکھتی ہیں۔ وہ ایک سے زائد بار پوری ہو کر عالم الغیب والشہادت خدا کی ہستی پر دوہرا ثبوت پیش کرتی ہیں۔ چنانچہ اسی قسم کی پیشگوئیوں میں سے زیر نظر پیشگوئی بھی ہے۔ جس کا دوسرا ظہور آپ کے سامنے ہے۔

(عبدالقادر ۱۸ جون ۱۹۵۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

سوئٹزرلینڈ میں احمدی مجاہدین کے ذریعے اسلام کی روز افزوں ترقی

قلب یورپ میں پہلا احمدی گھرانہ

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ انچارج زیورک مشن سوئٹزرلینڈ)

ایک اجنبی ملک میں کہ نہ جس کی زبان سے پہلے واقفیت ہو۔ نہ لوگوں کے اطوار و اخلاق سے۔ نہ یہ پتہ ہو کہ رہائش کا کیا انتظام مناسب رہے گا۔ اور نہ یہ کہ کام کو کس طریق سے شروع کرنا مفید ہوگا۔ کام کی ابتداء کرنا واقعی ایک پہاڑ ہے۔ یہ کام ایسا ہے۔ کہ اس میں صرف کئے گئے چند مہینے برس دکھائی دیتے ہیں اور چند برسوں کا عرصہ تو نوجوانوں کو بڈھا کر دیتا ہے۔ بنیادی کام کی مشکلات کا اندازہ کچھ خود کام میں پڑنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور ان ابتدائی مبلغین کی ہمت کی داد دینی پڑتی ہے۔ جنہوں نے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے مشنوں کی داغ بیل ڈالی ایک نئے مشن میں دو چار سال صرف کرنے اور ابتدائی مشکلات کو سر کرنے کی نسبت ایک قائم شدہ مشن میں غالباً دس بارہ برس گذارنے آسان ہوں گے کیونکہ کام ایک دفتار پکڑ چکا ہوگا۔ اور ہمیں ان مشکلات کا احساس تک نہ ہوگا۔ جو ہم سے پہلے بزرگ ہمارے لئے سر کر گئے۔ سوئٹزرلینڈ میں ایسی ہی کشمکش کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے۔

انتالیسویں تبلیغی میٹنگ

اپنے تبلیغی جلسوں میں ہم جو لیکچر کرتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کے لئے عام طور پر دلچسپی کا باعث نہیں ہوتیں۔ یہ لوگ اگر اسی روز کہیں گانا ہو رہا ہو تو اسے سننے کے لئے چلے جائیں گے بہ نسبت ہماری میٹنگ میں آنے کے۔ لوگوں کی دلچسپی کو قائم رکھنے کے لئے خاص جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اور اب ایک عرصہ کے بعد اس کی اہمیت زیادہ واضح ہوتی جا رہی ہے۔ ہماری تبلیغی میٹنگ مورخہ ۲۳ مئی کو منعقد ہوئی۔ خاکسار نے "تہذیب و تمدن" پر تقریر کی۔ اور تہذیب و تمدن کے مختلف ادوار کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ زمانہ کا گذشتہ زمانہ سے مقابلہ کیا۔ اور ایک ایسے نظام کی ضرورت واضح کی۔ جس میں تمدن ایک ایسی تہذیب کے ماتحت ترقی کرے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے ہدایت نامہ پر مبنی ہو۔ حاضرین نے تقریر کو دلچسپی سے سنا۔ سوالات کا موقعہ حاضرین کو دیا گیا لیکن جلدی ہی اجلاس کو ختم کرنا پڑا۔ کیونکہ خاکسار کو بوجہ سر پر ایک چوٹ کے جو چند دن پہلے لگی تھی اور ڈاکٹر نے زخم کو ٹانکوں سے سی دیا تھا) زیادہ لول کا لگنی ہے۔ وہاں تک تو وہ ابھی ہتھیاروں پر

نہ سکتا تھا۔ سامعین میں پرچہ "اسلام" کا جون کا ایشوع تقسیم کیا گیا۔

پرچہ "اسلام"

ماہانہ پرچہ "اسلام" میں اس دفعہ رمضان المبارک کے قرب کی نسبت سے قرآن کریم کی آیات اور احادیث کا ترجمہ دیا گیا۔ نیز ایک مضمون میں روزہ کی حکمت پر روشنی ڈالی گئی۔ ایک مضمون عورت کے درجہ پر شائع کیا گیا۔ اور "میں نے اسلام کیوں قبول کیا" کے سلسلہ مضامین کا چوتھا مضمون ہمارے ہسپانوی احمدی بھائی عطاء اللہ ناصر کی قلم سے شائع کیا گیا علاوہ ازیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے ترجمہ کی چوتھی قسط شائع کی گئی۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک صاحب Herr Nuss تین بار تبلیغی گفتگو کے لئے آئے۔ ان سے روح۔ حیات بعد الموت اور الہام الٰہی پر گفتگو کی گئی۔ ایک دو ایک صاحب کو اسلامی تعلیم کے بعض پہلوؤں سے آگاہ کرنے کا موقعہ ملا۔ بعد میں انہیں پرچہ "اسلام" کے کچھ نمبر بھجوائے گئے۔ برن میں انڈین منسٹر مسٹر ڈیسائی کو ملا۔ اور قادیان کے بارہ میں بعض حالات اُن کے سامنے پیش کئے۔ بعد میں ان کی خواہش پر کچھ کتب انہیں بھجوائیں۔ ایک خط میں انہیں قادیان کے متعلق مکرر توجہ دلائی۔ اور ضروری اقدام اُٹھانے کی تحریک کی۔ ایک روز ایک اور ۔۔۔۔۔۔ صاحب ملاقات کے لئے آئے۔ انہیں کچھ لٹریچر دیا۔ قبر مسیح کے متعلق انہیں دلچسپی پیدا ہو گئی۔ چنانچہ اس موضوع پر پھر گفتگو کے لئے آئے۔

نئی بیعت اور ایک تقریب نکاح

خدا کے فضل سے ایک نوجوان خاتون Verena Hagen نے بیعت کی۔ یہ عرصہ سے زیر تبلیغ تھیں۔ اور ہمارے نئے احمدی بھائی ہر امین (ڈائیٹر) سے ان کی نسبت بھی ہو چکی تھی۔ ان کا نام امینہ رکھا گیا۔ اور مورخہ ۲۱ مئی کو اسلامی دستور کے مطابق ان کے نکاح کا اعلان کیا گیا۔ مقامی احمدی احباب جمع تھے۔ ایک روز قبل ملک کے قانون کے مطابق رجسٹر آفس میں ان کی شادی کا اعلان ہو چکا تھا۔ یہ سوئٹزرلینڈ میں پہلا احمدی گھرانہ ہے اللہ تعالیٰ اس شادی کو فریقین کے لئے اور اس ملک میں اسلام کے مستقبل کے لئے مفید اور بابرکت بنائے آمین

آخر میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ رمضان المبارک میں خاص سوئٹزرلینڈ ۔۔۔

حدیث کا اثر انسانی زندگی پر!

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مولوی فاضل)

اسلام کی تعلیم ہمیں تین طرح سے پہنچی ہے۔ قرآن کریم کے ذریعہ سے۔ سنت نبوی کے ذریعہ سے۔ اور احادیث الرسول کے ذریعہ سے۔ یہ بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ قرآن کریم میں جو تعلیم ہمیں دی گئی ہے۔ وہ ایسی مکمل تعلیم ہے۔ جس کے بعد ہمیں کسی اور تعلیم کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم میں اصول بیان ہوئے ہیں۔ ان اصولوں پر غور کر کے اور ان میں نظر و فکر کر کے ہم ان سے رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن فروعات لاتعداد اور بے شمار ہیں اس لئے فروعات کو قرآن مجید میں بیان نہیں کیا گیا۔ بلکہ اصول بیان کر کے فروعات پر ان کو حاوی کر دیا گیا ہے۔

احادیث کیا ہیں۔ وہ قرآن مجید کی تفسیر ہی ہوتی ہیں۔ حدیث میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کو نمایاں طور پر کھول کر رکھ دیا گیا ہے۔ اور ان کو پوری طرح اُجاگر کر دیا گیا ہے۔ اور ایسے احکامات دیئے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے زندگی نہ صرف یہ کہ دنیا میں بہترین طریقے سے گذاری جا سکتی ہے۔ بلکہ اس میں وہ سرور اور لذت پیدا کی جا سکتی ہے۔ جس کے سامنے بڑی بڑی نعمتیں ہیچ ہوں۔

انسانی کی زندگی کا نقطہ مرکزی یہی ہے کہ اس کا اپنے خالق حقیقی کے ساتھ گہرا اور مضبوط تعلق ہو۔ اگر انسان کا خدا تعالیٰ سے گہرا اور حقیقی تعلق ہو جائے گا۔ تو دنیا میں اس کو وہ آرام وہ راحت اور وہ آسائش ملے گی جو کسی غیر کو نہیں مل سکتی۔ اس کو وہ سکون حاصل ہوگا جس کے لئے سینکڑوں امیر۔ دولتمند اور بڑے بڑے بادشاہ ترستے رہتے ہیں۔ مگر اس لازوال اور بیش بہا نعمت سے متمتع نہیں ہو سکتے۔ اس کو ان الائشوں تفکرات اور پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ جن میں باوجود انتہائی طور پر بچنے کے اہل دنیا مبتلا رہتے ہیں۔ اور آخرکار یہی مصیبتیں ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوتی ہیں۔ حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال اور اقوال کے ذریعہ سے ہمیں وہ طریقے بتائے گئے ہیں۔ جن کو بروئے کار لا کر ہم خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق قائم کر سکتے ہیں۔

احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال۔ افعال اور اوامر و نواہی کا مجموعہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس غرض کیلئے دنیا میں بھیجے گئے تھے تا زندگی کے ہر شعبہ میں لوگوں کی رہنمائی کریں۔ انسانی عقل ایسی ہی کہ وہ خطا بھی کر سکتی ہے اور صواب بھی اور یہ ممکن ہے کہ انسان اپنے لئے اپنی قوم کے لئے اور اپنے ملک کے لئے جو لائحہ عمل مرتب کرے گا۔ ضروری نہیں ہے کہ اس کے ذریعہ سے پیش آمدہ مصائب کی روک تھام پوری طرح کر لی جائے ضروری نہیں ہے کہ لوگ اس پر پوری طرح مطمئن بھی ہو جائیں۔ لیکن وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے اور جس کو خدا تعالیٰ ہی سب کچھ سکھائے وہ اگر کوئی پروگرام اور لائحہ عمل پیش کرتا ہے۔ تو اس میں ہر قسم کی انسانی ضروریات کا پورا پورا لحاظ رکھا جائے گا۔ وہ اس طور پر ہوگا۔ جس میں اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں ہوگی اس پر ہر شخص آسانی سے عمل کر سکے گا۔ اور نہ صرف یہ کہ عمل کر سکے گا۔ بلکہ اس کے ذریعہ اپنی زندگی کو بھی بنا سکے گا۔ وہ پروگرام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اور جس کی تفصیلات کتب احادیث میں موجود ہیں اس کی یہی حالت ہے حدیث ہمیں زندگی گذارنے کے چھوٹے سے چھوٹے نقطہ سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ افراط و تفریط سے ہٹا کر ہمیں جادۂ اعتدال پر ڈالتی ہے ہماری سب مجبوریوں کو پیش نظر رکھتی ہے اور جو احکام ہمیں دیتی ہے۔ اس میں ان مجبوریوں کو پیش نظر رکھ کر ہمیں رخصتیں بھی دیتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ ہمیں بے نظیر احکامات ہی دیتی ہے۔ بلکہ ان کی حکمتوں کو بھی ساتھ ساتھ بیان کرتی ہے۔ اور ان برائیوں اور برے انجام کا بھی ذکر کر دیتی ہے۔ جو اس کے بتائے ہوئے راستے پر نہ چلنے کی وجہ سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس میں ہر معاملہ کے جزوی پہلوؤں تک کو لے لیا گیا ہے۔ اور اگر کسی پہلو کو بیان نہیں بھی کیا گیا تو ایسے اصول بتا دیئے گئے ہیں۔ جن کی روشنی ہمیں اپنے لئے راستہ تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی۔

دوسرے راستوں پر چل کر ہم بھٹک سکتے ہیں ہمیں منزل مقصود تک پہنچنے میں بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بسا اوقات صحیح راہ اختیار کرنے میں ہی ہم غلطی کھا سکتے ہیں مگر جو راستہ کہ حدیث کے ذریعہ سے ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ اس میں نہ کوئی اونچ نیچ ہے نہ دوڑ۔ نہ اس پر چل کر ہم راستہ سے بھٹک سکتے ہیں نہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ہمیں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور نہ ہی حدیث کے ذریعہ جو راستہ ہم اختیار کرتے ہیں اس میں کسی غلطی کا امکان ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگوں نے اس عظیم الشان خزانہ سے فائدہ حاصل کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ محدثین نے انتہائی جانکاہی کے ساتھ حدیثیں جمع کی تھیں اور ان کی غرض اس سے یہ تھی۔ کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں پر چلیں۔ ان کو اختیار کریں اور ان کے ذریعہ سے دنیا و عقبیٰ کی خیر و برکت حاصل کریں اس کے ساتھ ہی وہ اس بات کے بھی زبردست شائق تھے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو بات منسوب کریں وہ ہماری کوششوں کی حد تک بعینہٖ انہی الفاظ میں ہو۔ اور اس میں ملاوٹ کا ذرا سا بھی شائبہ نہ ہو۔ اس غرض کیلئے انہوں نے احادیث لینے کے لئے بڑے سخت قوانین مقرر کر دیئے۔ لیکن آئندہ آنے والوں نے مغز کو تو چھوڑ دیا۔ اور قشر سے چمٹ گئے اول تو ان کو اس طرف توجہ ہوئی ہی نہیں اور اگر ہوئی بھی تو اس کی طرف توجہ ہوگی۔ کہ فلاں حدیث کا ضعف کے لحاظ سے کیا درجہ ہے اس کے راوی کس پایہ کے ہیں وغیرہ وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیبت — ایک خطرناک اخلاقی مرض

(از مکرم چودھری سردار احمد صاحب)

قرآن پاک میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ و اتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم ط (حجرات ع ۲)

کہ کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا کوئی چاہتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے وغیرہ۔ اس آیت قرآن میں غیبت کرنا اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا قرار دیا ہے۔ یہ مرض اس وقت جس قدر مسلمانوں میں پھیلا ہوا ہے کہ دنیا کی کسی قوم کسی فرقہ اور کسی مذہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مسلمانوں کو اگر بالفرض بزور حکومت اس شغلے روک دیا جائے تو دفعتاً ان کی تمام سرگرمیاں سرد ہو جائیں گی۔ کیونکہ ان کی گرمیٔ صحبت کا سب سے بڑا سرمایہ یہی ہے اور اس پر طرہ یہ ہے کہ یہ سب جانتے ہیں کہ یہ ایک مذموم فعل ہے لیکن اس میں کچھ ایسی لذت اور دلچسپی ہے عادات میں کچھ ایسی راسخ ہو چکی ہے کہ اس کے بغیر زندگی بے لطف اور مجالس بے رونق معلوم ہوتی ہیں۔

تعریف غیبت

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غیبت کی تعریف کیا ہے تو آجکل عام لوگوں میں اس کے متعلق مشہور یہ ہے کہ "کسی کی پیٹھ پیچھے اس کا تذکرہ اس طرح کرنا کہ اگر وہ خود سنتا تو اس کو ناپسند کرتا" لیکن یہ تعریف غیبت کی تعریف پر چسپاں نہیں ہوتی۔ کیونکہ احادیث میں آتا ہے کہ آپؐ دن گھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر باہر سے دروازہ کھٹکھٹایا تو اس پر آپؐ نے فرمایا اس آنے والے شخص کے متعلق "بئس اخو العشیرۃ و بئس ابن العشیرۃ" لیکن جب اس کو اندر آنے کی اجازت دی گئی تو آپؐ نے اس سے بہت نرمی سے گفتگو فرمائی اور اس کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کیں۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے دریافت فرمایا۔ یا رسول اللہ رأیت الرجل قلت لہ کذا و کذا ثم تطلقت فی وجھہ و انبسطت الیہ ..... کہ یا رسول اللہؐ جب وہ شخص آیا تو آپ نے فلاں فلاں الفاظ اس کے متعلق فرمائے۔ جب وہ آپ کے پاس بیٹھ گیا تو آپ نے بہت نرمی اور ہنس کر اس سے باتیں کیں۔ یعنی اس موقعہ پر حضرت عائشہ کے دل میں یہ بات کھٹکی کہ اس کی پیٹھ پیچھے تو آپؐ نے یہ الفاظ کہے مگر منہ پر یہ فرمایا۔ تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا یا عائشہ متی عاھدتنی فحاشا ان شر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیامۃ من ترکہ الناس اتقاء شرہ (بخاری جلد ۲ [illegible]) کہ اے عائشہ کب تو نے مجھ کو فحش کلام کرتے دیکھا۔ یقیناً قیامت کے روز سب سے برا شخص خدا کے نزدیک وہ ہے جس کو لوگ اس کے شر سے محفوظ رہنے کی خاطر ترک کر دیں۔

تو کیا مندرجہ بالا تعریف کی رو سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیبت کرنے والے ٹھہرے ہرگز ہرگز نہیں بلکہ یہی کہنا پڑے گا کہ غیبت کی جو تعریف کی جاتی ہے وہ جامع مانع نہیں۔

میرے نزدیک غیبت کی تعریف دراصل یوں ہونی چاہیئے کہ کسی شخص کا کسی غیر ذمہ وار شخص کے پاس دوسرے شخص کے عیوب یا اس کی برائیاں بیان کرنا جس کی اصلاح اس کی استطاعت سے باہر ہو غیبت کہلاتا ہے۔ پہلی تعریف کی رو سے اگر ایک شخص اپنے افسر کے پاس جا کر کہتا ہے کہ فلاں ملازم میں یہ عیب ہے یا یہ کہ کمزوری ہے اور اس کی نسبت اس بات سے اس کی اصلاح مدنظر ہوتی ہے تو بھی غیبت کہلائے گی۔ لیکن دوسری تعریف کی رو سے یہ فعل غیبت میں داخل نہیں کیونکہ اس کی استطاعت میں یہ امر داخل ہے کہ وہ اس کی اصلاح کر سکے۔

اس بات کے ثبوت میں کہ دوسری تعریف بھی درست ہے۔ مندرجہ ذیل امور بطور دلیل ہے۔

اوّل۔ امام بخاریؒ غیبت کے عنوان کے تحت ایک حدیث لاتے ہیں کہ۔ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما ھذا فکان لا یستتر من البول و اما ھذا فکان یمشی بالنمیمۃ ..... (بخاری جلد ۲ صفحہ ۸۹۵) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو کشفاً آپ کو بتلایا گیا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں۔ ایک ان میں سے پیشاب کرتے وقت احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرے کی عادت یہ تھی کہ وہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے چغلی کیا کرتا تھا۔ تو دیکھئے وہ دونوں شخص فوت ہو چکے ہیں اور دوسری طرف حکم ہوتا ہے

(اذکروا موتاکم بالخیر)

کہ اپنے اصحاب رفتگان کو نیکی اور خیر سے یاد کیا کرو مگر خود اس کے خلاف کام ہو رہا ہے۔ جو یہ بتاتا ہے کہ امام وقت یا حاکم یا کوئی ایسا شخص جس کے ہاتھ میں قوم کی باگ ڈور ہو۔ اصلاح کی خاطر کسی کے عیوب دوسرے کے پاس بیان کر سکتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس کے پاس بیان فرمائے۔

دوسری دلیل:۔ فاطمہ بنت قیس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ مجھے دو شخصوں نے نکاح کے بارے میں پیغام دیا ہے۔ ایک معاویہ اور دوسرے ابو جہم ہیں۔ تو اس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اما معاویۃ فصعلوک و اما ابو جھم فلا یضع العصا عن عاتقہ (متفق علیہ)

کہ معاویہ تو غریب اور مفلس شخص ہے اور ابو جہم ایک لڑاکا اور غصیلا شخص ہے جو ہر وقت اپنی عورت کو ذرا ذرا سی بات پر مارتا رہتا ہے۔

تو اس جگہ بھی آپؐ نے ایک کی کمزوری اور دوسرے کی برائی بیان فرمائی۔ مگر چونکہ اس میں ایک کی اصلاح مدنظر تھی نیز چونکہ آپ نبی وقت تھے اور قوم کی اصلاح آپؐ کے ہاتھ میں تھی اس بنا پر آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔

تیسری دلیل:۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کی آمد پر بئس اخو العشیرۃ و بئس ابن العشیرۃ فرمانا سے امام بخاریؒ نے یہی استدلال کیا ہے کہ فسادی اور اہل ریب کی برائیوں کو حاکم بیان کر سکتا ہے کیونکہ اس کی نیت اصلاح کی ہوتی ہے تاکہ لوگ ان کے شر و فساد سے محفوظ رہ سکیں۔

تو ان مذکورہ بالا تینوں دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک ذمہ دار شخص اصلاح کی خاطر اگر دوسرے کے عیوب کو بیان کرتا ہے تو وہ غیبت نہیں کہلا سکتے

غیبت کن وجوہ کی بنا پر جائز ہے

دراصل یہ وہ اسباب ہیں کہ ان میں سے کسی کو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس نے غیبت کی بلکہ یہ وہ اسباب ہیں جو پہلی تعریف کی رو سے تو غیبت کے زمرہ میں شمار ہوں گے۔ لیکن دوسری تعریف کی رو سے غیبت نہیں بلکہ اظہار واقع ہوں گے یہ اسباب یہ ہیں:۔ التظلم فیجوز للمظلوم تظلم الی السلطان او القاضی و غیرھما ممن لہ ولایۃ او قدرۃ علی انصافہ من ظالمہ (ترجمہ) مظلوم شخص کا ظالم کے خلاف حاکم وقت یا قاضی کے پاس جا کر فریاد کرنا کہ فلاں نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ غیبت نہیں کہلائے گا۔

دوئم: الاستعانۃ علی تغییر المنکر و رد العاصی الی الصواب (ترجمہ) کسی بری بات اور گناہ والی چیز کو بدلنے کی خاطر استعانت طلب کرنا کہ فلاں میں یہ عیب ہے تم میری اس کو اس برائی سے نجات دلانے میں مدد کرو غیبت نہیں کہلائے گی۔

سوئم۔ الاستفتاء فیقول للمفتی ظلمنی ابی او فلان بکذا فھل لہ ذلک و ما طریقی فی الخلاص منہ (ترجمہ) کسی شخص کا مفتی کے پاس جا کر اپنے باپ یا کسی رشتہ دار کی شکایت کرنا کہ اس نے مجھ پر فلاں فلاں ظلم کیا ہے تم مجھ کو اس سے خلاصی دلواؤ غیبت نہیں ہوگا۔

چہارم:۔ تحذیر المسلمین من الشر و نصیحتھم ذالک من وجوہ منھا جرح المجروحین من الرواۃ المشھورۃ (ترجمہ) مسلمانوں کو دوسروں کے شر سے محفوظ رکھنا اور نصیحت کرنا جیسے کسی مشہور راوی کا ذکر کرنا جس پر جرح کی گئی ہو۔ چونکہ اس میں دوسروں کو نصیحت کرنا ہے اس لئے یہ غیبت نہیں ہوگا۔

پنجم:۔ ان یکون مجاھراً بفسقہ او بدعتہ کالمجاھر بشرب الخمر و مصادرۃ الناس (ترجمہ) کوئی شخص جو فسادی اور شرابی ہو۔ اس کے شر سے محفوظ رہنے کی خاطر اس کا لوگوں میں ذکر کرنا بھی اس دائرہ سے باہر ہوگا۔

ششم:۔ التعریف اذا کان الانسان معروفاً بلقب کالاعمش والاعرج ..... وجاز تعریفھم بذلک (ترجمہ) اگر کسی کے نام میں اندھا یا لولا یا لنگڑا مشہور ہو گیا ہو تو اس نام سے اس کو پکارنا بھی دائرہ غیبت سے باہر ہوگا۔ (ریاض الصالحین)

تو ان مندرجہ بالا چھ وجوہ کی بناء پر جس کو کوئی حق پہنچتا ہو اس کا ذکر کر سکتا ہے ورنہ دوسری ہر صورت میں یہ غیبت ہوگی جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الغیبۃ اشد من الزنا کہ غیبت کرنا زنا سے زیادہ گندی اور فحش چیز ہے۔ تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کس طرح اتنی گندی چیز ہے تو فرمایا۔

ان الرجل یزنی فیتوب علیہ

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حتیٰ یغفرھا لہ صاحبہ (فی روایۃ) وصاحب الغیبۃ لیس لہ توبۃ (بیہقی)

کہ زانی جب خدا سے توبہ کرتا ہے۔ تو خدا اس کو بخش دیتا ہے۔ لیکن غیبت کرنے والے کو خدا اس وقت تک نہیں بخشتا۔ جب تک جس کی غیبت کی گئی ہو۔ وہ نہ بخشے۔ اور دوسری روایت کی رو سے تو غیبت کرنے والے کے لئے توبہ کا دروازہ ہی بند ہے۔

اسباب غیبت

اب ہم اسباب غیبت پر بحث کرتے ہیں کہ وہ کون سے بڑے بڑے اسباب ہیں۔ جن کی بناء پر کوئی شخص کسی دوسرے کے عیوب بیان کرتا ہے اور یا بعض اوقات بیان کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

اول۔ انسان کو جب کسی چھوٹی بات پر غصہ آتا ہے۔ اور اس کو ضبط نہیں کر سکتا۔ تو خواہ مخواہ اس کے عیوب زبان پر آ جاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ خیال کرتا ہے کہ یوں میں نے اپنا انتقام لے لیا ہے۔

دوم۔ جب کسی مجلس میں پہلے سے ہی غیبت ہو رہی ہو تو وہ اور کو بھی بعض اوقات خواہ مخواہ گرمی صحبت کے لئے اس میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ اور اگر وہ شریک گفتگو نہیں ہوتا۔ تو دوسروں پر بار بن جاتا ہے۔

سوم۔ انسان کو جب اس بات کا شبہ ہوتا ہے کہ فلاں شخص میری نسبت دل میں بُرے خیالات رکھتا ہے۔ اور اس کو ظاہر کرنا چاہتا ہے تو بطور حفظ ماتقدم اس کی برائیاں بیان کرتا ہے۔ تاکہ آئندہ اس کی بات بے اثر ثابت ہو

چہارم۔ انسان پر جب کوئی غلط الزام لگتا ہو تو اس سے بریت کرنے کی خاطر اس کی زبان سے اصل مجرم اور مرتکب گناہ کا نام نکل جاتا ہے

پنجم۔ دوسروں کی تنقیص میں ضمناً اپنا کمال ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔

ششم۔ بعض اوقات دوسرے کی عزت و شہرت کو دیکھ کر اس کے عیوب گنتا ہے تاکہ وہ بے وقعت ہو جائے

ہفتم۔ مذاق اور دل بہلانے کے لئے بعض اوقات دوسروں کے عیوب گنے جاتے ہیں

ہشتم۔ کسی کے ساتھ استہزا اور تمسخر مقصود ہوتا ہے۔

نہم۔ کوئی شخص اگر کسی کو بُرا کام کرتے دیکھتا ہے جس کی اس سے توقع نہیں ہوتی۔ تو بطور تعجب اس کا نام مونہہ پر آ جاتا ہے

دہم بعض اوقات بطور رحم اور افسوس دوسرے کا نام مونہہ سے نکل جاتا ہے

یازدہم بعض اوقات امر بالمعروف کا جوش

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ کشفاً مجھے ایک ایسی قوم کے پاس سے گزارا گیا جنہوں نے اپنے چہروں کو ناخنوں سے چھیلا ہوا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ھؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس کہ یہ لوگ غیبت کر کے اپنے بھائیوں کا گوشت کھانے والے ہیں (ابو داؤد) فرمایا ہے ...... الناس فی النار علی وجوھھم الا حصائد السنتھم کہ لوگ دوزخ میں ان کی زبان درازیوں کی بناء پر گرائے جائیں گے (ترمذی)

ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ایسا کام بتائیے جس کو میں لگو رکھوں۔ تو آپؐ نے فرمایا قل ربی اللہ ثم استقم پھر اس نے سوال کیا کہ وہ کونسی چیز ہے جس سے آپ ڈرتے ہیں کہ میں بھی ڈروں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاخذ بلسان نفسہ۔ اپنی زبان پکڑ کر اس طرف اشارہ کیا (بخاری) اور اسی طرف دوسری حدیث میں یوں اشارہ ہے ...... جو مجھ کو اپنی زبان کے متعلق ضمانت دے میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں، تو معلوم ہوا کہ زبان ہی ایک ایسی چیز ہے جس پر قابو پانا انسان کو جنت کا مستحق ٹھہراتا ہے اور جس کا بے جا استعمال انسان کو دوزخ میں ڈالنے کا موجب ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جاتا ہے کہ کونسا مسلمان سب سے بہتر ہے تو ارشاد ہوتا ہے۔ من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری)

معلوم ہوا کہ زبان قوم کی ترقی میں ایک بہت بڑا پارٹ ادا کر سکتی ہے اگر اس کا استعمال اچھا ہو۔

پس ارشاد نبوی امسک علیک لسانک (ترمذی) اپنی زبان کو روک رکھو پر عمل کرو اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی تلقین کرو اور جہاں کوئی اس فعل کر رہا ہو اس کو فوراً روک دو تاکہ یہ مرض جو ہماری مجالس کا ایک رنگ میں شعار بن چکی ہے دور ہو جائے خدا آپ کو بھی اور مجھے بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

درخواست دعاء

میری بچی ثریا نگہت عرصہ ایک ماہ سے دماغی عارضہ اور آنکھوں کی تکلیف میں مبتلا ہے مخلصین سلسلہ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں

خان بہادر چودھری ابوالہاشم خانصاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

(از مکرم صلاح الدین صاحب ناصر خلف خان بہادر چودھری ابوالہاشم خانصاحب)

میں محترم والد بزرگوار خان بہادر چودھری ابوالہاشم خانصاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی پیش عرض کرتا ہوں۔

آپ ۱۰ رجون ۱۹۴۶ء بروز دوشنبہ قادیان میں ہم سے جدا ہوئے تھے جس کو آج چار سال گذر رہے ہیں۔ محترم والد صاحب بنگال کے ایک قصبہ نانور ضلع راجشاہی میں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے قصبہ میں حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے کلکتہ کے Presidency College میں داخل ہوئے۔ اور وہاں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد بطور ٹیچر کے سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے رفتہ رفتہ اپنی خداداد قابلیت سے ڈپٹی ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کے عہدے پر ترقی پا کر ریٹائرڈ ہوئے۔

آپ کو احمدیت کا پیغام خاص طور پر مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی سابق مبلغ جرمنی کے ذریعہ پہنچی تھی۔ انہی کے ہمراہ والد صاحب دسمبر ۱۹۱۴ء میں قادیان تشریف لائے اور خلافت ثانیہ کے سب سے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ (جو اس وقت بالکل نوجوان تھے) کی اولوالعزمی اور خدمت دین کے جوش کا ان پر خاص اثر ہوا۔ اور انہوں نے جلسہ سالانہ کے آخری دنوں میں بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

والد صاحب ہمیشہ ہمیں حضرت مصلح الموعود کی ان سکیموں اور تحریکوں کا حال سناتے جن کا والد صاحب پر خاص اثر تھا کہ ایک طرف تو صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں چند آنوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کا یہ بہادر سپاہی یورپین ممالک میں تبلیغ احمدیت کے لئے مبلغین بھجوانے کی اسکیمیں جماعت کے سامنے رکھ رہا تھا۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نے اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کی اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہو گئے اور حقیقت میں آپ نے دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ اپنے تقویٰ و طہارت کی وجہ سے ایک لمبے عرصہ تک کلکتہ پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کے امیر رہے۔ بنگال کی جماعتوں کی تنظیم کی۔ اور پھر ایک باقاعدہ پروگرام کے ماتحت تبلیغ کے کام کو باحسن طور پر جاری کیا۔ ڈھاکہ میں باقاعدہ پراونشل انجمن احمدیہ کا دفتر قائم کیا۔ اور صرف انہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ بنگلہ زبان میں احمدیت کے لٹریچر کا ترجمہ خود بھی نیز دوسرے دوستوں سے بھی کروایا۔ والد صاحب انگریزی میں ایم۔ اے تھے۔ اس لئے خاص طور پر انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کا ایک خاص ملکہ رکھتے تھے چنانچہ سلسلہ کی کئی ایک کتب کا آپ نے ملازمت کے دوران میں ہی ترجمہ کیا۔

مجلس ترجمۃ القرآن انگریزی کے آپ ممبر تھے جس سے آپ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ نے دیباچہ قرآن کریم انگریزی میں آپ کا ذکر بھی فرمایا جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا۔

جوں جوں آپ کے ملازمت سے ریٹائرڈ ہونے کا زمانہ قریب آ گیا آپ کا دیار محبوب میں اپنی عمر کے آخری ایام کے گذارنے کا اشتیاق بڑھتا گیا۔ چنانچہ ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی اجازت سے اپنے تمام خاندان کو دینی تعلیم کے حصول کیلئے قادیان چھوڑ گئے اور اس کے بعد خود بھی ملازمت سے ریٹائرڈ ہو کر ۱۹۳۸ء میں مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان آ گئے اور اس وقت سے اپنی آخری عمر تک بنگال واپس جانے کا خیال تک نہ کیا اور اس طرح دیار محبوب کے ہی ہو رہے۔

قادیان کے ہجرت کے بعد سے وفات تک آپ کا مشغلہ درس و تدریس ہی رہا۔ اور کوئی ایسا موقعہ خدمت دین کا ہاتھ سے نہ جانے دیا جو آپ کی لیاقت میں ہو۔ آپ کو مجلس تعلیم اور کالج کمیٹی کی ممبری کے علاوہ بطور قائم مقام ناظر تعلیم و تربیت کے بھی کام کرنے کا موقعہ ملا۔

آپ نماز باجماعت اور تہجد کا خاص التزام رکھتے تھے۔ اور ہمیشہ اپنی اولاد اور عزیزوں کو اس کی تاکید کرتے۔ المختصر آپ کا کسی سے محبت یا نفرت کا دارومدار ہی دینی کاموں میں دلچسپی اور بے رغبتی پر منحصر تھا۔

آج والد صاحب کو وفات پائے پورے چار سال ہو رہے ہیں۔ اس موقعہ پر میں اپنے خاندان کی طرف سے تمام احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں کہ خدا ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے اور ہمیں احمدیت کے سمجھنے کی توفیق دے اور ان مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق دے جن کے پیش نظر والد صاحب مرحوم نے اپنے وطن مالوف سے ہجرت کی تھی۔ والد صاحب نے اپنے پانچ لڑکے اور آٹھ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ والدہ صاحبہ آجکل ربوہ میں مقیم ہیں ان کی صحت اور درازیٔ عمر کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوال وافکار

اقلیت کے لئے صرف قانونی انصاف کی حمائت صرف کافی نہیں۔ بلکہ اکثریت کو اس کے ساتھ محبت اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ اقلیت کا دل اس طرح جیتا جا سکتا ہے۔

آنریبل ڈاکٹر ملک پرانا بازار (مشرقی بنگال) جلسہ میں

"معاہدہ دہلی ایک حلف ہے جو دونوں قوموں نے اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے اٹھایا ہے"۔ آنریبل ڈاکٹر ملک

پرانا بازار (مشرقی بنگال) کے جلسہ عام میں

"ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہم آرام کر سکیں ہمیں ابھی اور زیادہ جد وجہد کرنے کی ضرورت ہے"

آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات

یادگار قائد اعظم فنڈ کے لئے ریڈیو پاکستان کراچی سے اپیل

"ہمیں اپنی آمدنی سے بھی اندا ز کر کے یادگار قائد اعظم فنڈ میں چندہ دینا چاہیئے۔ جو ہماری آئندہ نسلوں کو فائدہ پہنچا ئیگا"

آنریبل مسٹر غلام محمد وزیر مالیات

یادگار قائد اعظم فنڈ کے لئے ریڈیو پاکستان کراچی سے اپیل

"جب ایک گھر میں دو بھائی لڑنے جھگڑنے کے بعد بھی پیار و محبت سے رہ لیتے ہیں۔ تو پھر ہندو مسلمان کیوں نہیں رہ سکتے"

آنریبل ڈاکٹر ملک

میونسپل لائبریری (ڈھاکہ) کے جلسہ عام میں

"پاکستان اور ہندوستان کے عوام کو عرصہ دراز کی جد وجہد کے بعد آزادی ملی ہے۔ اس لئے ہندو مسلمان دونوں کو اس نعمت سے یکساں بہرہ مند ہونے کا موقع ملنا چاہیئے"

آنریبل مسٹر لبواس ٹھگاؤن کے جلسہ عام میں

"پاکستان کے عوام اور حکومت مسلمانوں اور عربوں کو آپس میں ملانے کی کوشش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گی"

ڈاکٹر برکت علی قریشی وزیر پاکستان متعینہ شام

اسلامی دنیا سے اپیل

"لیاقت نہرو معاہدہ ایک درخشاں مستقبل اور دونوں ملکوں کے درمیان اشتراک عمل کے ذریعہ امن اور خوشحالی کا نقیب ہے"۔

مسٹر عمر رضا طغرل رکن ترکی پارلیمان

"جمہوریت" استنبول مورخہ ۱۰ رسئی میں

"مسٹر لیاقت علی خاں کی اخلاقی جرأت نے ہر مسلمان پر انتہائی خوشگوار اثر کیا ہے۔ اور ان کا موجودہ دورہ امریکہ ایک اخلاقی اور مادی فتح ہے" مسٹر عمر رضا طغرل رکن ترکی پارلیمان

"جمہوریت" استنبول مورخہ ۱۷ رسئی میں

"حکومت کی پالیسی تجارتی آزادی کو زیادہ سے زیادہ وسعت دینا اور پاکستان میں بلا امتیاز کاروبار قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے"۔

ڈاکٹر آئی۔ ای۔ عثمانی۔ ایڈ ا ہائے تجارت اور تجارتی انجمنوں کے اجلاس میں

"ہمیں ناخوشگوار ماضی کو بھلا کر نکتہ چینی اور الزام تراشی کی عادتیں ترک کر دینی چاہیئں"

آنریبل ڈاکٹر ملک آل انڈیا ریڈیو کلکتہ سے

"مختلف فرقوں یا قوموں کا ایک ہی برصغیر میں رہنا اور قول وعمل دونوں طریقے سے پر امن زندگی بسر کرنا ممکن نہیں ہے"

آنریبل ڈاکٹر ملک آل انڈیا ریڈیو کلکتہ سے

"پاکستان کا نظام زر اتنا مضبوط ہے۔ کہ اس نے سکہ کی قیمت گھٹانے میں انگلستان کی پیروی نہیں کی"

مسٹر کیتھ منرو

نیویارک میں پاکستان کے متعلق مضمون،

"اگر کشمیر میں ہندوستانی فوجی سپاہیوں کی طرف سے کوئی خطرہ نہ ہو۔ تو غالباً کوئی مسلمان ہندوستانی حکومت کی موافقت میں رائے دے گا"

مسٹر کیتھ منرو

نیویارک میں پاکستان کے متعلق مضمون

"پاکستان کے اندر اقلیت کی حفاظت وسلامتی کا جذبہ ایک ہمہ گیر حیثیت کے ساتھ کار فرما ہے"

اردو روزنامہ "خلافت" بمبئی

"پاکستان کے کسی اخبار کسی فرد اور کسی خبر رساں ایجنسی نے ایسی خبر نہیں دی جو نہرو لیاقت میثاق کی تکمیل وتائید میں مخل ہو یا اس کے منشاء کے خلاف ہو"

اردو روزنامہ "خلافت" بمبئی

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کارڈ آنے پر

مفت!

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ربوہ کلاتھ ہاؤس (متصل سٹیشن ربوہ)

ہر قسم کا کپڑا بازار سے بارعایت خرید فرمائیں

شیخ عبدالماجد ابن مولوی عبدالقادر ربوہ

نادر موقعہ

ہم جرمنی سے نہائت عمدہ اور مشہور سائیکل CORDES کو ڈائرکٹ امپورٹ کر رہے ہیں۔ سائیکل کی قیمت لاہور میں صرف Rs 115/- ہوگی۔ سائیکل میں نہائت عمدہ گھنٹی۔ گدی، اوزار رکھنے کا بٹوہ، پمپ اور لال شیشہ لگا ہوا ہوگا۔ جو اصحاب ہمارے پاس -/25 ایڈوانس جمع کرائیں گے۔ صرف انہیں کے پاس سائیکلیں فروخت کی جائیں گی۔

آج ہی پچیس ۲۵ روپیہ ارسال کر کے اپنا آرڈر بک کیجئے۔

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ۔ پورٹ بکس ۲۳۶ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی جولائی کے آخر میں پھر ملاقات کرینگے

نئی دہلی ۷ جولائی۔ پنڈت نہرو اور مسٹر لیاقت علی خاں کی آئندہ ملاقات ماہ رواں کے نصف آخر میں بمقام دہلی ہوگی۔ پچھلی ملاقات جو بمقام کراچی ہوئی تھی۔ یہ طے ہوا تھا کہ اقلیتوں کے سمجھوتے کے ماتحت ایسی ملاقاتیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں گی۔ یہاں کے سیاسی حلقوں میں اس امر پر افسوس کیا جارہا ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں نے لندن کی پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے اس امر کی شکایت کی کہ مغربی بنگال کے اخبارات کے لب و لہجہ میں فرق پیدا نہیں ہوا اور کہا کہ یہ امر اقلیتوں کے سمجھوتے کے خلاف ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے اخبارات کے لئے مشترکہ ضابطہ عمل کی تجویز کی ہے پیر علی محمد راشدی نے ہندو پاکستان کے اخبار نویسوں کی مشترکہ کانفرنس میں یہ مشترکہ ضابطہ پیش کرکے منظور کرا لیا ہے۔

شاہ لیوپولڈ کی واپسی

برسیلز ۷ جولائی۔ آج بلجیم کی پارلیمنٹ میں شاہ لیوپولڈ کی واپسی کا مسئلہ ۴۳ ووٹوں کے مقابلے میں ۹۰ ووٹوں سے واپسی کے حق میں طے ہو گیا۔ اب اس قانون کو ختم کردیا جائیگا جس کے تحت شاہ کو جلاوطن کیا گیا۔

بلجیم کی صنعتی مصنوعات

کراچی ۷ جولائی۔ کراچی کے بین الاقوامی صنعتی میلے میں بلجیم کی طرف سے جو مصنوعات نمائش کے لئے رکھی جارہی ہیں۔ انہیں آج بلجیم سے کراچی پہنچادیا گیا۔

واضح رہے کہ میلے میں بلجیم کے لئے بیس ہزار مربع فٹ رقبہ کی جگہ مخصوص کی گئی ہے

ایرانی سفیر برطانیہ جارہا ہے

کراچی ۷ جولائی۔ پاکستان میں متعینہ ایرانی سفیر ہز ایکسی لنسی سید علی ناصر عنقریب تین ماہ کیلئے برطانیہ روانہ ہورہے ہیں آپ وہاں علاج معالجہ کرانے کی غرض سے جائینگے رخصت ختم ہونے پر آپ ایران واپس چلے جائیں گے۔ آپ کی جگہ مسٹر مسعود کو پاکستان میں ایرانی سفیر مقرر کردیا گیا ہے۔

حاجیوں کیلئے قرعہ اندازی ہوگی

لاہور ۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے حکومت نے پنجاب کے حاجیوں کا انتخاب قرعہ اندازی سے کرنیکا فیصلہ کیا ہے کیونکہ پنجاب کے لئے زائرین حج کا جو کوٹا مقرر کیا گیا تھا۔ درخواستوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے۔ ایسی حالت میں حکومت نے یہی بہتر سمجھا ہے کہ قرعہ اندازی سے اس بات کا فیصلہ کرلیا جائے کہ درخواست دہندگان میں سے کتنے لوگ جاسکتے ہیں۔ تاکہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملے۔

بھارت کا تجارتی وفد پاکستان آئیگا

نئی دہلی ۷ جولائی۔ ۲۱ اپریل کو کراچی میں بھارت اور پاکستان کے مابین جو تجارتی معاہدہ عمل میں آیا تھا اس کی دفعہ ۷ کے تحت ان اشیاء کی فہرست درج کی گئی تھی۔ جو تاجر لوگ درآمد اور برآمد کی پابندیوں کے باوجود غیر ملکی مبادلہ کی شکل میں حکومت کی امداد کے بغیر آزادی کے ساتھ ایک دوسرے ملک میں بھیج سکتے ہیں۔ اب ان اشیاء میں حسب ذیل چیزوں کا اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پاکستان سے بھارت کے لئے بنولوں کے تیل کی کھلی سنداہ گڑ، گوارا اور چنا۔

بھارت سے پاکستان کے لئے نمک برائے مشرقی پاکستان۔ وزارت تجارت کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں برآمد درآمد اور کسٹم کے افسروں کو ضروری ہدایات دے دی گئی ہیں۔

تجارتی حلقوں میں خیال کیا جارہا ہے کہ ان اشیاء کی آزادانہ تجارت سے دونوں ملکوں میں زیادہ سے زیادہ تجارتی لین دین کے سلسلے میں مدد ملے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ دونوں طرف کے تاجر زیادہ سے زیادہ تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے بے چین ہیں اور دونوں طرف سے اس امر کی کوشش ہورہی ہے کہ تجارتی پابندیاں ختم کردی جائیں۔ اس امر کا امکان ہے کہ جس طرح پاکستان کا تجارتی وفد بھارت کا دورہ کرکے گیا ہے۔ بھارت سے بھی عنقریب ایک تجارتی وفد پاکستان آئے گا۔

برطانیہ کے سونے کے ذخیروں میں اضافہ

لندن ۷ جولائی۔ توقع ہے کہ وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس آج سونے کے ذخیرہ میں اضافہ کا اعلان کرینگے۔ صحیح رقم کو بالکل خفیہ رکھا گیا ہے۔ لیکن "ڈیلی مرر" کے بیان کے مطابق یہ اضافہ ۳۰ کروڑ ڈالر کا ہوگا۔ جو توقع سے بہت زیادہ ہے یہ اضافہ ذخیرہ کو اس سے زیادہ کردے گا جتنا مارشل امداد شروع ہونے کے وقت تھا اس اضافہ کے بڑے اسباب برآمدی مہم کی م

م کامیابی، فیکٹری میں پیداوار کی رفتار کی بڑھی ہوئی شرح ڈالری خریداری پر پابندی اور اسٹرلنگ علاقہ سے بڑی امریکی خریداری ہے

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں

دینیات کلاس کا اجرا

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ۲۰ جولائی ۱۹۵۰ء سے دینیات کلاس کا اجراء ہوگا۔ بیرونجات سے آنے والے اصحاب کے قیام و طعام کا انتظام فضل عمر ہوسٹل میں ہوگا تعلیم کے اوقات ۷ ــ ۱۰ ہوں گے۔ اس کے علاوہ سات گھنٹہ روزانہ مطالعہ میں صرف کئے جائیں گے۔ یہ کلاس ایک ماہ تک جاری رہے گی۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

کوریا کی جنگ میں چین کی شرکت کے امکان پر غور و خوض

لنڈن ۶ جولائی۔ کوریا کی جنگ میں کھلے طور پر یا پس پردہ چین کی شرکت کے امکانات پر اب غور کیا جارہا ہے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ فارموسا پر اشتراکی حملہ رک جانے کی وجہ سے چین میں فوجوں کی بڑی تعداد بے کار پڑی ہوئی ہے۔ سویٹ وزیر خارجہ ایم ویشنسکی کی مسلسل غیر حاضری پر بہت قیاس آرائیاں ہورہی ہیں۔ ایم ویشنسکی کہیں اور کسی خاص کام میں مصروف ہیں۔ لنڈن کے سفارتی حلقے اسے ممکن تصور کرتے ہیں کہ وہ شمالی کوریا میں ہوں۔ لیکن غالب امکان یہ ہے کہ وہ پیکنگ میں ہوں گے (اسٹار)

کوریا کے لئے ترک رضا کار

استنبول ۶ جولائی۔ استنبول کی ایک ذاتی اپیل کے جواب میں ۳۰۰۰ کے قریب ترک رضاکاروں نے کوریا میں لڑنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اب اس فیصلہ کا انتظار ہے کہ ان کو ترک حکومت کی مدد سے روانہ کیا جائے گا۔ یا اقوام متحدہ کے ذریعہ بھیجے جائیں گے۔ (اسٹار)

مشرق بعید کے دوسرے علاقوں سے فوج منگانا نئے جارحانہ اقدام کے لئے دعوت ہوگی

لنڈن (ریڈیو سے) ۶ جولائی۔ کوریا کی جنگ میں امریکہ کی بری فوجوں کے استعمال پر کچھ اور اخبارات نے تبصرے کئے ہیں

ڈیلی گرافک لکھتا ہے۔ جنوبی کوریا کی فوجوں کو امریکہ کی بڑی کمک مل رہی ہے۔ یہ اقدام دانشمندانہ ہے۔ بحری اور فضائی امداد بہر حال محدود ہوتی ہے۔ لیکن مجلس اقوام کی فوجوں کو اتنی مدد دینی چاہیئے جو جنوبی کوریا کی ضرورت کو پورا کرسکے۔ لیکن اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرق بعید کے دوسرے اہم علاقوں سے فوج نکال لی جائے۔ اور انہیں ضروری حفاظت سے محروم کردیا جائے۔ تو یہ مزید جارحانہ اقدامات کے لئے ایک قسم کی دعوت ہوگی۔

ڈیلی میل رقمطراز ہے۔ امریکہ کی بری فوج بھی میدان جنگ میں آرہی ہے۔ شمالی کوریا پر برق رفتار پیش قدمی ہوگی۔ اس کی ناکہ بندی ہوگی۔ ایسا اقدام ناگزیر تھا۔ اس سے خطرات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس امر کے حق میں وجوہ موجود ہیں۔ کہ یہ اس مہم کو جلد ختم کرنے کا ایک طریقہ ہے

سویٹ اخبارات اور ان کے غیر ملکی حواری بار بار کہتے ہیں کہ اصل میں جنوبی کوریا نے مظالم کئے ہیں اس کہانی پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈیلی ہیرلڈ لکھتا ہے۔ پروپیگنڈا اسٹاف نے ٹھیک طور پر کام نہیں کیا۔ کیونکہ مختلف ذرائع سے مختلف کہانیاں بیان ہوئی ہیں۔ کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ جنوبیوں نے سرحد پار کی۔ اور کبھی یہ کہ انہوں نے بمباری کی اور کبھی صرف یہ کہ انہوں نے اشتعال دلایا۔

مانچسٹر گارڈین کے افتتاحیے میں فوجی صورت حالات پر بحث ہوئی۔ اس کے نمایاں نکات یہ ہیں۔ مجلس اقوام کی مدد سے امریکہ نے کوریا میں جو مداخلت کی۔ اس کا اہم پہلو یہ ہے کہ اپنے مقصد میں ناکام نہیں ہوگی۔ اگرچہ امریکی رائے عامہ امریکی فوجیوں کے کہیں لڑنے کے خلاف تھی۔ لیکن ٹرومین کے اعلان کا ردعمل عام طور پر اچھا ہوا یہ کام ہمیں کرنا ہے اور مکمل طور پر کرنا ہے۔

آخر میں مانچسٹر گارڈین لکھتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جنوبی کوریا کی فوج اپنے خلاف اس جارحانہ اقدام کے لئے بالکل تیار نہیں تھی (اس سے وہ روسی کہانی اور بھی مضحکہ خیز بن جاتی ہے کہ جنوبی کوریا والوں نے پہل کی تھی ÷